بخش اُردو

ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی
کارڈینٹر
اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچرل اینڈ فلاسفی کشمیر یونورسٹی
حضرت بل سرینگر

اُردو اور فارسی کلام میں کشمیر کے قدرتی حُسن و جمال کی عکاسی

(کلام اقبال کے خصوصی مطالعہ کے حوالے سے)

سرزمین کشمیر ابتدا ہی سے فطری حُسن و عشق کی زیبائی اور رعنائی کے عاشق سخن وروں کا ایک محبوب موضوع رہا ہے۔ اس سرزمین نے جہاں کئی فلسفہ دانوں اور دیدہ وروں کو اپنی آغوش میں پروان چڑھا کر دنیا کو اخوّت، محبت اور امن و آشتی کے حقیقی تصور سے آگہی دلائی دہیں دستِ فطرت نے اس کی خوبصورتی کے خدوخال کو خود سنوار کر اسے سارے عالم میں ایک جمیل ترین خطہ بنایا جو سیاحوں، حکمرانوں اور ادب نوازوں کیلئے اپنے اپنے طور پر خُلد بریں ثابت ہوا۔

کشمیر کے فلک بوس پہاڑوں، ثمردار باغوں، پُر بہار دشت و دمن، بیابانوں اور خیابانوں کی مدح سرائی کا سلسلہ زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا ہے، یہاں تک کہ بودھ مت کے دور میں بھی اُس وقت کے حکمرانوں اور شاعروں نے کشمیر کے حُسن و جمال کی بے حد تعریف و تحسین کی ہے۔ چنانچہ سنسکرت زبان و ادب میں اس سلسلے میں کئی منظومات کے حوالے دستیاب ہیں لیکن بدقسمتی سے ابھی تک اُن فن پاروں کا کوئی فن

Scanned with CamScanner

پارہ اُردو میں ترجمہ کی شکل میں منتقل نہ ہوسکا ہے۔ مغل، پٹھان اور سکھ حکمرانوں نے یہاں صدیوں تک حکومت کی ہے۔اُس دور میں یہاں دیگر کئی ممالک کی طرح عربی، اور فارسی زبان وادب کا خوب چلن تھا اور پھر یہاں مغل بادشاہوں کی سرکاری سرپرستی کی وجہ سے فارسی زبان وادب خوب پھلی پھولی۔ چنانچہ حکمرانوں کے علاوہ مقامی شعراء نے بھی یہاں اسی بہترین عربی اور فارسی ثقافت کے زیرِاثر مذکورہ دونوں زبانوں میں کشمیر کے قدرتی حُسن وجمال کے ساتھ ساتھ یہاں کے پاکیزہ تمدن اور اعلیٰ روایات کو اپنے کلام میں سمویا ہے۔ شیخ شہاب الدینؒ جو سلطان حسن شاہ کے زمانے میں کشمیر آ کر یہاں ہی قیام پذیر ہوئے۔ موصوف صاحب باطن اور روشن ضمیر بزرگوں میں سے تھے۔ آپ نواکدل سرینگر میں دفن ہیں۔ کشمیر کے قدرتی حسن وجمال کے ساتھ ساتھ یہاں کے امن اور بھائی چارگی کی عظیم روایات کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں ؎

کان الکشمیر لِسکا نہا	جِنتُ عدنِ ھی لِلمو مینن
قد کتب اللہ علیٰ بابہا	من دخلہ، کانَ من الامینن ل

یعنی کشمیر اس کے باشندوں کے لئے خُلد بریں کے مانند ہے۔ اس کے دروازے پر اللہ نے خود یہ رقم کیا ہوا ہے کہ جو بھی یہاں وارد ہوگا، اُسے امن وآشتی کا ماحول ملے گا۔

مولانا شیخ یعقوب صرفی، مُلا محسن فانیؔ اور مُلا طاہر غنیؔ کشمیری یہاں کے وہ جلیل القدر سخن ور ہیں جنہوں نے فارسی زبان وادب میں نہ صرف یہاں اپنی بیش بہا ادبی خدمات انجام دیں بلکہ اُن کے علم وفن کا ڈنکا ایران اور وسطِ ایشیا تک جا پہنچا۔

Scanned with CamScan

کشمیر میں علم وادب کی ترقی وعروج کا یہی وہ دور ہے جسے شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی زبانی ایران صغیر کا نام دیا گیا۔[1]

آج وہ کشمیر ہے محکوم ومجبور وفقیر
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر [2]

یہ مقالہ چونکہ اُردو زبان کی اُن شعری تخلیقات پر مبنی ہے جو در مدحِ کشمیر تخلیق ہوئی ہیں اور جن میں اُردو زبان کے ساتھ ساتھ کشمیر کے حوالے سے اُن شعراء کا فارسی کلام بھی شامل ہے ۔ مذکورہ شعراء کی تخلیقات کی تعداد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ابیات پر مشتمل ہے۔ان شعراء میں شاعرِ مشرق علامہ سر محمد اقبال، فانی بدایونی، خوشی محمد ناظر، اثرلکھنوی، حفیظ جالندھری، شہ زور کاشمیری، غلام احمد مہجور، عبدالاحد آزاد، جگن ناتھ آزاد اور آل احمد سرور سرفہرست ہیں۔لیکن طوالت سے پرہیز کرتے ہوئے یہاں صرف شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے اُس کلام پر بحث کرنے کی کوشش کی جائے گی، جو انھوں نے کشمیری ثقافت اور فطری حُسن پر قلمبند کیا ہوا ہے۔اس حقیقت سے سبھی خوب واقف ہیں کہ علامہ اقبال کے کلام کے علاوہ اُن کے خطوط میں بھی کشمیر کا ذکرِ خیر بار بار آیا ہے اور پھر اُن کی اپنی حیاتِ مستعار میں بھی کشمیر اور مسائل کشمیر کی جو معنویت رہی ہے، اُس سے کسی بھی حالت میں صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا۔اُس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ کشمیر علامہ کا وطنِ مالوف ہے اور وہ ایک عالمِ ہجر میں موتی عدن سے لعل ہوا ہے یمن سے دُور کے مصداق اس کے فطری حُسن اور اس میں رہنے والے باشندوں کے مختلف مسائل ومشکلات پر تادمِ مرگ برابر خامہ فرسائی کرتے رہے اور ساتھ ہی وہ اپنے لئے یہ سعادت اور فخر محسوس کرتے تھے کہ آپ کشمیر الاصل اور کشمیر

Scanned with CamScanner

النسل ہیں جبھی تو وہ کہتے ہیں ؎

تنم گلے زِ خیابانِ جنتِ کشمیر

دل از حریم حجاز و نواز ے شیراز است ۳؎

یعنی میرا جسم کشمیر کی جنت کی کیاری کا ایک پھول ہے مراد یہ ہے کہ میرا وطن کشمیر ہے اور میرا دل حجاز مقدس کا گھر ہے یعنی دینی لحاظ سے میں اسلام کا شیدائی ہوں اور میری نوا یعنی غزل حافظ شیرازی اور سعدی شیرازی کی طرز پر ہے۔

فطرت دراصل ایک وسیع و عریض موضوع ہے۔ اس کا مطالعہ اور مشاہدہ انسانی کو وسعت اور نظر کی رفعت عطا کرتا ہے۔ تخلیق کاروں، شاعروں اور دیگر ادب شناسوں نے اپنی فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس موضوع پر اظہار خیال کیا ہے لیکن جہاں تک شاعر مشرق علامہ اقبال کی فطرت پسندی کا تعلق ہے، انھیں فطرت کے ذرّے ذرّے میں شانِ خداوندی نظر آتی ہے۔ اور ان مناظر کے ساتھ علامہ نے اپنا رشتہ ذہنی اور قلبی وابستگی کے ساتھ اس قدر مستحکم کیا تھا کہ اُن کے فارسی اور اُردو کلام میں ہزاروں مقامات پر فطرت اپنے جلوے دکھائی دیتی ہوئی اپنے مظاہر سے سکون وطمانیت کی عجیب حالت پیدا کرتی ہے۔

علامہ اقبال رومانوی یا تخیلی شاعروں کی طرح ''حسن صداقت ہے اور صداقت حسن''۴؎ (Beauty is Truth, Truth Beauty) کے برخلاف حُسن اور حق کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ تصور کرتے ہیں۔ اسی لئے وہ ''بانگ درا میں ''شیکسپیئر'' عنوان کے تحت اپنی نظم میں کہتے ہیں ؎

حسن آئینہ حق اور دل آئینہ حسن

Scanned with CamScanner

دلِ انسان کو ترا حسن کلام آئینہ ۵

پروفیسر عبدالمغنی کے نزدیک اس فکر انگیز شعر میں حسن اپنی تمام کیفیات کے ساتھ ایک الگ مفہوم رکھتا ہے جبکہ حق کا مفہوم جدا ہے۔ چنانچہ دونوں کے درمیان کوئی تلازم نہیں ہے، اس لئے کہ حق کے برخلاف حُسن کے بعض مظاہر مبذل (حقیر سفلہ، رذیل اور خفیف) بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً خالص جنسی حُسن، لہٰذا شاعر نے حسن کو اس کی مطلق شکل میں صرف آئینہ حق کہا ہے یعنی حُسن کی بعض صورتوں یا جہتوں سے حق کا اظہار بھی ہو سکتا ہے۔ انہی صورتوں اور جہتوں میں ایک حُسن فطرت ہے جو اقبال کے خیال میں حُسنِ ازل کا جلوہ پیش کرتا ہے۔ ۶ اس سلسلے میں بال جبرئیل کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

حُسنِ ازل کی ہے نمود، چاک ہے پردہ وجود

دل کے لئے ہزار سود، ایک نگاہ کا زیاں ۷

دراصل فطرت پسندی کے اسباب میں توحید وہ اہم ترین سبب ہے جس کی رُو سے ہر ذرہّ، پتا، شجر و حجر اور رات دن اللہ کی وحدانیت کے نغمے الاپتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یہ اسی ذاتِ اعلیٰ وارفع کے آثار ہیں جو لافانی ولاشریک ہے اور شاعر مشرق کی فطری شاعری دراصل اسی توحیدی سپرٹ کے اردگرد گھومتی نظر آتی ہے۔

''ارمغان حجاز'' میں اُن کی معرف نظم ''ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض'' اس سلسلے میں ایک بے نظیر نظم ہے جس میں علامہ اقبال نے وادی کشمیر میں پاکیزہ چشموں، پہاڑوں، ٹیلوں، اور جھیلوں کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ یہاں کے ھُنر مند اُولعزم ہستوں کو بہترین خراج عقیدت ادا کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس طویل نظم کے چند اشعار یوں ملاحظ کیجئے

پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب
مرغانِ سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب
اے وادیٔ لولاب!

گر صاحبِ ہنگامہ نہ ہو منبر و محراب
دین بندۂ مومن کے لئے موت ہے یا خواب
اے وادیٔ لولاب!

ہیں ساز پہ موقوف نواہائے جگر سوز
ڈھیلے ہوں اگر تار تو بیکار ہے مضراب
اے وادیٔ لولاب!

مُلّا کی نظر نورِ فراست سے ہے خالی
بے سوز ہے میخانۂ صوفی کی مَے ناب
اے وادیٔ لولاب!

بیدار ہوں دل جس کی فغانِ سحری سے
اس قوم میں مُدّت سے وہ درویش ہے نایاب
اے وادیٔ لولاب! ؀8

☆☆☆☆

کہہ رہا ہے داستاں بیدادیٔ ایام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانۂ دہقانِ پیر

Scanned with CamScanner

آہ! یہ قومِ نجیب و چرب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیر گیر؟ ۹

☆☆☆☆

نصیب خطہؑ ہو یا رب وہ بندۂ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ
چھپے رہیں گے زمانے کی آنکھ سے کب تک
گُہر ہیں آبِ وُلر کے تمام یک دانہ ۱۰

☆☆☆☆

ہمالہ کے چشمے اُبلتے ہیں کب تک
خضر سوچتا ہے وُلر کے کنارے ۱۱

☆☆☆☆

اُن کے فارسی مجموعہ کلام ''پیامِ مشرق'' میں ''کشمیر'' کے عنوان سے یہ نظم یہاں کے سبزہ زاروں اور مرغزاروں کی بہترین عکاسی پیش کرتی ہے ۔

۱۔ رخت بہ کاشمر کشا، کوہ و تل و دمن نگر
سبزہ جہاں جہاں ببیں، لالہ چمن چمن نگر
۲۔ بادِ بہار موج موج، مُرغِ بہار فوج فوج
سلسل وسار زوج زوج برسرِ نارون نگر
۳۔ تانہ فتد بہ زینتش، چشمِ سپہر فتنہ باز
بستہ بہ چہرۂ زمیں برقع نسترن نگر ۱۲

Scanned with CamScanner

ترجمہ:

۱۔ کشمیر میں سیر کرنے کے لئے سامانِ سفر باندھ اور یہاں کے پہاڑ، ٹیلوں اور وادیوں کا نظارہ کر۔

یہاں عالم عالم ہریالی ہی ہریالی آپ دیکھ سکتے ہیں اور ہر جگہ سبزہ زاروں اور چمن چمن میں لالے کے پھول کھلے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

۲۔ یہاں ہر موج بہار کی ہوا دیتی ہے۔ بہار کے پرندے فوج کی طرح یا جھنڈ میں کثرت سے آپ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔

ناروند یا نارون کے پتوں اور شاخوں سے بھرپور درخت کا نظارہ کیجیے اور اس پر فاختوں اور سارسوں کو جوڑوں کی شکل میں بیٹھے اور نغمے الاپتے دیکھئے۔

۳۔ تاکہ اس کی زینت پر فتنہ پیدا کرنے والے آسمان کی نظر نہ پڑے۔ اس نسترن کے پھولوں کے پردہ کو دیکھئے جو زمین نے اپنے چہرہ پر لے رکھا ہے برقعے یا پردے کی طرح۔

مرادیہ ہے کہ ہر طرف مختلف قسم کے پھول تہہ در تہہ اُگے ہوئے ہیں۔

جون ۱۹۲۱ء میں جب علامہ اقبال اپنے وطن مالوف کشمیر تشریف آور ہوئے تو نشاط باغ اور شالیمار باغ میں قیام کے دوران انھوں نے ''ساقی نامہ'' کے عنوان سے ایک لاجواب نظم تشکیل دے دی۔

جسکے چند اشعار یوں ہیں ۔

خوشا روزگارے خوشا نوبہارے

بخوم پرن رست از مرغزارے

Scanned with CamScan

زمین از بہاران چو بال تدروے

نہ پیچید نگہ جُز کہ درلالہ وگل

نہ غلط ہوا جز کہ برسبزہ زارے ۱۳ے

ترجمہ: ۱۔ کتنا سہانا موسم ہے، کتنی اچھی ہے نئی بہار، جب ہم کسی سبزہ زار پر یہاں نظر دوڑاتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سبزہ زاروں پر ستاروں جیسے چمکدار پھول لہلہارہے ہیں۔

۲۔ بہار کے موسم سے یہ زمین چکور کے پنکھ کی طرح رنگین ہے اور آبشار فواروں کے ذریعے سے گویا ہیرے برسارہی ہے۔

۳۔ جس طرف نظر جاتی ہے سوائے لالہ اور گلاب کے پھولوں میں الجھنے کے سوا اسے کوئی کام نہیں۔اور ہوا جس طرف جاتی ہے اسے سبزہ زار کے سبزہ سے لپٹنے کے سوا اور کوئی خیال نہیں۔یعنی ہر طرف سبزہ اور پھول ہی پھول ہیں۔

الفاظ کی یہ نغمہ ریز پیکر تراشی سحر طراز اور طلسم آفرین ہے۔کلام اقبال میں فطرت نگاری کا یہ رنگ و آہنگ ''پیام مشرق'' کے علاوہ اُن کی دوسری متعدد اُردو اور فارسی نظموں اور غزلوں میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

طوالت سے پرہیز کرتے ہوئے یہاں ''جاوید نامہ'' کے اُن چند اشعار پر ایک طائرانہ نگاہ دوڑائیں گے، جن میں علامہ اقبال کشمیر کے محسنِ اعظم حضرت شاہ ھمدانؒ کے ذریعے جہاں کشمیریوں کے مختلف مسائل ومشکلات سے آگہی دلاتے ہیں وہیں اُن کے سامنے یہاں کے خوبصورت برف پوش پہاڑوں ،کوہساروں، دریاؤں اور چنار کے درختوں کے آتشیں پتوں کی دلکشی کا منظریوں کھینچتے ہوتے نظر

Scanned with CamScanner

آتے ہیں۔

کوہ ہائے خنگ سارِ اونگر

آتش دستِ چنار اُونگر

در بہاراں لعل می ریزد زسنگ!

خیزد از خاکش یکے طوفانِ رنگ!

لکہ ہائے ابر در کوہ و دمن

پنبہ پرّاں از کمانِ پنبہ زن!

کوہ و دریا و غروبِ آفتاب!

من خدا را دیدم آنجا بے حجاب! [14]

حیدر آباد کے معروف دانش ور مرحوم پروفیسر سید سراج الدین نے ان اشعار کا بہترین منظوم اُردو ترجمہ یوں کیا ہے ؎

دیکھ کتنی پُر فضا ہے یہ زمین

دید کے قابل ہیں اس کے کوہسار

اس کے چنار

جب بہار آتی ہے یاں

تو لعل بن جاتے ہیں سنگ

خاک سے اٹھتا ہے اک طوفان رنگ

کوہساروں، وادیوں میں گھومتے

روئی کے گالوں سے لکے ابر کے

Scanned with CamScan

کوہ دریا اور غروب آفتاب

ہے یہاں گویا خدا خود بے حجاب

☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ تذکرہِ اولیاء موسوم بہ اسرارِالاخیار حصہ سوم (مشمولہ) ہمارا منفی کردار سلسلہ مطبوعات ۲ از ماسٹر ثناء اللہ آہنگر۔نور محمد پریس پرتاب پارک سرینگر سن ندارد۔

۲۔ کلیات اقبال اُردو ''ارمغان حجاز'' مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی ۱۹۷ء

Scanned with CamScanner

۳۔ کلیاتِ اقبال (فارسی) (پیام مشرق) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور۱۹۷۳ء، ص۳۴۸

۴۔ اشارہ ہے معروف انگریزی شاعر کیٹس Keets, کی طرف۔

۵۔ کلیات اقبال (اُردو) ''بانگ درا''، ص۲۰۴

۶۔ عبدالمغنی ''فروغ تنقید'' ایجوکیشنل بک ہاوس علی گڑھ، ۱۹۹۸ء، ص۵۱

۷۔ کلیاتِ اقبال (اُردو) ''بال جبرئیل''، ص۳۳۲

۸۔ محولہ، بالا...... ''ارمغان حجاز''، ص۵۶۲

۹۔ محولہ، بالا...... ''ارمغان حجاز''، ص۵۶۳

۱۰۔ محولہ، بالا...... ''ارمغان حجاز''، ص۵٦۸

۱۱۔ محولہ، بالا...... ''ارمغان حجاز''، ص۵٦۸

۱۲۔ کلیات اقبال پیام مشرق، ص۷۴۹

۱۳۔ محولہ، بالا......، ص۲۸۵

۱۴۔ کلیات اقبال (فارسی) ''جاوید نامہ'' ص،۷۴۹

☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScan